بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم

اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقارہا کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری بدستور بیمار ہیں۔ بے چینی کے ساتھ ہذیان کی بھی تکلیف رہی۔ کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں:۔

۳۰ جنوری ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن محلہ دارالبرکات نے اپنے لڑکے امیر احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی:۔

جلد ۳۱ | ۲۔ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ہش | ۲۶۔ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | ۲۔ماہ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۸

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کی حالت عجیب ہے احمدیت کے خلاف کچھ نہ کچھ لکھنا انہوں نے ضروری سمجھ رکھا ہے۔ اور ضرور لکھتے ہیں۔ لیکن جو کچھ لکھتے ہیں۔ اس کی حقیقت قارئین الفضل سے مخفی نہیں۔ ان کی بے شمار تحریروں کا سراسر بے بنیاد اور غلط ہونا ثابت کیا جا چکا ہے۔ احمدیت کے خلاف ان کے مضامین کیسے ہوتے ہیں؟ اس کی ایک دلچسپ مثال سُنئے۔

آپ نے ۲۹۔ جولائی کے "اہلحدیث" میں ایک مضمون قادیان میں کارگاہِ دروغ بافی" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اور اُسے بڑی اہمیت دی ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"ناظرین آپ لوگوں نے قالین بافی۔ شال بافی اور سادہ بافی کی کارگاہوں کا نام سُنا ہوگا لیکن دروغ بافی کی کارگاہ کا نام کبھی نہ سُنا ہوگا آیئے آج ہم آپ کو اس کا پتہ بتائیں۔ یہ کارگاہ پنجاب کے مشہور مقام قادیان میں ہے"

اس دعوے کا جو ثبوت جناب مولوی صاحب نے پیش کیا ہے۔ وُہ اُن کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:۔

"آج کل قادیان میں ایک صاحب مولوی شیر علی ہیں۔ جو عُمر کے لحاظ سے مسن ہونے کی وجہ سے خاص عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ نے امسال جلسۂ قادیان میں تقریر کرتے ہُوئے ایک فقرہ فرمایا جو ہمارے آج کے مضمون کا موضوع ہے۔ موصوف نے آتھم والی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہُوئے کہا۔ کہ مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی سے وقت آتھم کو یہی کہا تھا کہ تم نے اپنی کتاب اندرونہ بائیبل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دجال کہا ہے" (الفضل ۸ جنوری سنہ

اس فقرہ کی بابت ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ قادیانی کارگاہ میں بنایا گیا ہے۔ عیسائیوں کے مباحثہ کی روئداد مطبوعہ ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ اس مباحثہ کے پرچے روزانہ شائع ہوتے تھے۔ اس روئداد میں اس فقرے کا کوئی ذکر نہیں۔ مولوی شیر علی صاحب یا ان کے دوست و احباب اس فقرہ کا حوالہ بتائیں تو مبلغ پانچ روپیہ ہم سے انعام پائیں۔" الفضل"

اگر پانچ روپیہ کا انعام کم سمجھے۔ (جیسا کہ اس نے پہلے ایک واقعہ کے متعلق پانچ روپے کا انعام کم سمجھا تھا) تو ہم پانچ کو پچاس کرنے پر بھی تیار ہیں۔ اگر حوالہ نہ مل سکے۔ تو ہمارا دعوےٰ کہ قادیان میں دروغ بافی ہوتی ہے تسلیم کرلیں"

یہ ہے وُہ طول وطویل چیلنج جو جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے بڑے جوش کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہم مولوی صاحب موصوف کے اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ اور ان کا مطلوبہ حوالہ دکھانے کو تیار ہیں وُہ موعودہ انعام کسی مسلمہ فریقین ثالث کے پاس جمع کرا کے اطلاع دیں۔ جسے حوالہ دکھا کر ہم یہ انعام حاصل کر سکیں:۔

امید ہے۔ اب مولوی صاحب موصوف پیچھے قدم نہیں اٹھائیں گے۔ اور حوالہ دکھائے جانے پر مبلغ پچاس روپیہ کے جس انعام کا اعلان کر چکے ہیں اس پر قائم رہیں گے۔ ورنہ دُنیا پر ظاہر ہو جائیگا کہ قادیان میں کارگاہِ دروغ بافی تو نہیں۔ البتہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے دماغ میں ایسی کارگاہ ضرور موجود ہے:۔

"ہندو مذہب نہیں بلکہ ایک قوم ہے"

چند روز ہُوئے۔ ہم نے لکھا تھا۔ کہ ہندو آج کل بڑی سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ سکھوں کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ اور یہ اتحاد صرف سیاسی اتحاد نہ ہو۔ بلکہ سکھ اپنی مستقل اور جداگانہ حیثیت کو کھو کر ہندوؤں میں مدغم ہو جائیں۔ ہندوؤں کا ایک طبقہ تو اس کوشش میں بہت دُور نکل گیا ہے اور عجیب عجیب خیالات کا اظہار کر رہا ہے۔ "ملاپ" (۲۳۔ جنوری) لکھتا ہے:۔

"ہندو دراصل ایک مذہب نہیں ہے۔ بلکہ ایک قوم ہے۔ اس قوم میں کتنے ہی مت ہیں۔ اور ہر مت اپنے راستے پر چلتا ہوا بھی کلچر۔ تہذیب اور تمدن کے لحاظ سے ایک ہی راستے پر جا رہا ہے۔ ہندوؤں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو ہر شے کو ایشور ہی مانتے ہیں۔ ہندوؤں میں سناتن دھرمی ہیں۔ جو مورتی پوجا کو اپنا پرم دھرم کہتے ہیں۔ اور آریہ سماجی بھی ہیں۔ جو مورتی پوجا کے سخت مخالف ہیں۔ ہندوؤں میں بودھ بھی ہیں۔ جو وید بھگوان کو اپنی مذہبی کتاب نہیں مانتے۔ اور سکھ بھی ہیں۔ جو شری گورو گرنتھ صاحب کو ہی اپنا گورو اور مارگ دَرشک سمجھتے ہیں ان تمام اختلافات کے باوجود ہندو آج تک ایک رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی رہیں گے۔ کیونکہ ان کا تہذیب تمدن اور کلچر ایک ہے"

اس سے قبل کئی بار ہماری طرف سے اس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ ہندو کوئی مذہب نہیں۔ اور "ہندو" کی کوئی تعریف معین نہیں کی جا سکتی۔ مگر ہندوؤں کی طرف سے اتنی صفائی کے ساتھ اس کا اقرار نہ کیا گیا تھا لیکن اب سکھوں کو اپنا جزو ظاہر کرنے کے شوق نے ان کے اندر یہ صحیح جذبہ بھی پیدا کر دیا ہے ہندو اس نظریہ کے اظہار کے باوجود سکھوں کو تو اپنے ساتھ ملانے میں شائد کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ کیونکہ سکھ لیڈر اس کے قائل ہونے کو تیار نظر نہیں آتے۔ چنانچہ ماسٹر تارا سنگھ صاحب کی طرف سے اس قسم کے خیالات کے اظہار پر سکھ حلقوں نے ان کی مخالفت میں آواز اٹھائی ہے بہرحال اس تحریک کا اتنا فائدہ تو ضرور ہُوا۔ کہ ہندو اس حقیقت کے اعتراف پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ یہ کوئی دھرم نہیں۔ بلکہ قوم ہے۔ جہاں تک تہذیب و تمدن اور کلچر کا تعلق ہے۔ ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ ہندو اور سکھ اس میں متفق اور متحد نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بُدھ اور جینی وغیرہ بھی بالکل الگ الگ تمدن رکھتے ہیں۔ اور اس لئے ان فرقوں میں تمدنی اور تہذیبی اتحاد بھی موجود نہیں ہے۔

بہرحال سیاسی حالات کے پیش نظر ہندو فرقوں میں ایک دوسرے کے قریب ہونے اور قریب کرنے کی جو تحریک پیدا ہو رہی ہے وُہ مسلمانوں کے لئے سبق آموز ضرور ہے مختلف مذاہب کے پیرو ہوتے ہُوئے اور مذہبی خیالات کے لحاظ سے بعد المشرقین کے باوجود ہندو اس طرح ایک دوسرے کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں ایسا کوئی بھی اختلاف نہیں وُہ ایک خدا کو ماننے والے۔ ایک رسول اور ایک کتاب پر ایمان رکھنے والے ہیں جن کا قبلہ ایک ہے مگر ایسا زبردست اتحاد ہونے کے باوجود بھی سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے اپنی قوتوں کو متحد نہیں کر سکتے:۔

یوپی میں مبلغین کے وفد کا دورہ

جماعت ہائے یوپی کی تحریک پر مبلغین کے جس وفد نے دورہ کے لئے روانہ ہونا تھا۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ ۶ فروری کو صبح کی ٹرین سے قادیان سے روانہ ہوگا۔ اس وفد کے ممبر مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مولوی عبدالمالک خان صاحب و گیانی عباداللہ صاحب ہوں گے۔ امید ہے کہ یوپی کی جماعتیں تبلیغ و تربیت کے کام میں ان سے پورا تعاون کریں گی۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

وفد کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

مقام	تاریخ
سہارنپور	۶، ۷ فروری
انبہٹہ	۸ "
دیوبند	۱۰ "
مظفرنگر	۱۲ "
میرٹھ	۱۴ "
انچولی	۱۶ "
ہاپڑ	۱۸ "
بلندشہر	۲۰ "
علی گڑھ	۲۲ "
جودھپور	۲۴ "
نصیرآباد	۴ مارچ
اجمیر	۶ "
جے پور	۸ "
الور	۱۰ "
باندی کوئی	۱۳ "
سانڈھن	۱۵ "
متھرا	۱۷ "
فتح پورسوہ	۱۹ "
الہ آباد	۲۱ "
بنارس	۲۳ "
جون پور	۲۵ "
گورکھپور	۲۷ "
پریا	۳ اپریل
بلرام	۹ "
گونڈہ	۱۲ "
بھیرپور	۱۳ "
مسکرا	۱۵ "
راٹھ	۱۹ "
جھانسی	۲۲ "
بھوپال	۲۶ "

مقام	تاریخ
دتیا	۲۹ اپریل
گوالیار	۱ مئی
دھولپور	۳ "
آگرہ	۵ "
صالح نگر	۷ "
فیروزآباد	۹ "
شکوہ آباد (سرگنج)	۱۱ "
کرہل	۱۳ "
مینپوری	۱۵ "
اٹاوہ	۱۷ "
کانپور	۱۹ "
لکھنؤ	۲۱ "
فرخ آباد	۲۳ "
فتح گڑھ	۲۵ "
شمس آباد	۲۷ "
قائم گنج	۲۹ "
علی گنج	۳۱ "
کاسگنج	۲ جون
بریلی	۴ "
شاہجہانپور	۸ "
کٹیا	۱۰ "
پیلی بھیت	۱۳ "
کاٹھ گودام بھوالی	۱۵ "
مرادآباد	۲۴ "
امروہہ	۲۶ "
چندوسی	۲۸ "
سنبھل	۳۰ "
نجیب آباد	۲ جولائی
علاقہ بجنور وغیرہ	۴ "
ڈیرہ دون	۶ "
مسوری	۱۰ "

نظم

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

مرادِ دردِ دل تم ہو۔ ہمارے دلربا تم ہو
تمہارا مدعا ہم ہیں۔ ہمارا مدعا تم ہو

مری خوشبو۔ مرا نغمہ۔ مرے دل کی غذا تم ہو
مری لذت۔ مری راحت۔ مری فرحت۔ شہا تم ہو

مرے دلبر۔ مرے دلدار۔ گنجِ بے بہا تم ہو
صنم تو سب ہی ناقص ہیں۔ فقط کامل خدا تم ہو

مرے ہر درد کی۔ دکھ کی۔ مصیبت کی دوا تم ہو
رجا تم ہو۔ غنا تم ہو۔ شفا تم ہو۔ رضا تم ہو

جفائیں ہوں۔ وفا تم ہو۔ دعائیں ہوں عطا تم ہو
طلب میں ہوں سخا تم ہو۔ غرض میرے پیا تم ہو

ہر اک دن تم سے جگمگ ہے مری شب تم سے ہے روشن
مرے شمس الضحیٰ تم ہو مرے بدر الدجیٰ تم ہو

سجھائی کچھ نہیں دیتا۔ تمہارا گر نہ ہو جلوہ
کہ دل کی روشنی تم ہو۔ اور آنکھوں کی ضیا تم ہو

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
وہ علام الغیوب اور واقفِ سر و خفا تم ہو

بہت صیقل کیا ہم نے جلا دیتے رہے ہر دم
کہ تا اس دل کے آئینے میں میرے رونما تم ہو

کہاں جائیں۔ کدھر ڈھونڈیں۔ کسے پوچھیں۔ کہاں پہنچیں
بھٹکتوں کو سنبھالو۔ ہادیٔ راہِ ہدیٰ تم ہو

تمہی مخفی ہو ہر شے میں۔ تمہی ظاہر ہو ہر شے میں
ازل کی ابتدا تم ہو۔ ابد کی انتہا تم ہو

الست پشتِ آدم میں کہا تھا جسکو۔ وہ میں تھا
سنا قولِ بلیٰ جس نے۔ وہ میرے ربنا تم ہو

تباہی سے بچا کر گود میں اپنی مجھے لے لو
کہ فانی ہے یہ سب دنیا بس اک روحِ بقا تم ہو

میں شاکر ہوں نعمت کا۔ تو صابر بھی مصیبت پہ
کہ الفت کی جزا تم ہو۔ محبت کی سزا تم ہو

ہر اک خوبی مری فیضِ خداوندی کا پرتو ہے
خرد و حکمت۔ بصیرت۔ معرفت۔ ذہنِ رسا تم ہو

"مرا ہر جا کہ مے بینم رخِ جاناں نظر آید"
حیاتِ خلق۔ نورِ روح۔ عالم کی ضیا تم ہو

لگایا عشق ہم سے خود۔ تو پھر ہم بھی لگے مرنے
تمہارے مبتدا ہم تھے۔ ہمارے منتہا تم ہو

عنایت کی نظر ہو کچھ۔ کہ اپنی ہے حقیقت کیا
تمہاری خاکِ پا ہم ہیں۔ ہماری کیمیا تم ہو

بھنور میں میری کشتی ہے بچا لو غرق ہونے سے
حوالے یہ خدا کے ہے۔ اب اس کے ناخدا تم ہو

"شبِ تاریک و بیمِ موج و گردابے چنیں ہائل"
مصائب خواہ کتنے ہوں۔ ہمارا آسرا تم ہو

ہر اک ذرے میں جلوہ دیکھ کر کہتی ہیں یہ آنکھیں
تمہی تم ہو۔ تمہی تم ہو۔ خدا جانے کہ کیا تم ہو

نہ تم اس ہاتھ کو چھوڑو۔ نہ ہم چھوڑینگے یہ دامن
غلامِ میرزا ہم ہیں۔ خدا کے میرزا تم ہو

الٰہی بخش دے میری خطائیں۔ میری تقصیریں
کہ غفار الذنوب اور ماحیٔ جرم و خطا تم ہو

مناجاتیں تو لاکھوں تھیں مگر اک جنبشِ سر سے
پسند اس کو کیا جس نے۔ وہ میرے کبریا تم ہو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آ رہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائل پور سرگودہا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری۔ ملتان۔ شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء نئی گندم کے نکلنے کے وقت تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تا کہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

گمشدہ بستر کے متعلق اعلان

جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء سے واپسی کے موقعہ پر ایک دوست عنایت اللہ خان صاحب معرفت محمد اسمٰعیل صاحب پی۔ ٹی ماسٹر قادیان کا بستره بٹالہ امرتسر کے درمیان یا امرتسر سٹیشن پر فضل کریم اللہ دتا صاحبان سے تبدیل ہو گیا تھا۔ یہ بستر سیاہ رنگ کی دری میں بندھا ہوا تھا۔ اس میں علاوہ سامان بستره کے ایک گرم چادر زنانہ۔ تانبہ کی تھالیاں اور پارچات پوشیدنی بھی ہیں پہلے بھی اخبار الفضل میں اعلان کر دیا گیا تھا۔ مگر اب تک فضل کریم اللہ دتا صاحبان نے اس طرف توجہ نہیں کی۔

ان نام کے دوست جس جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس جماعت کے عہدیدار توجہ کریں۔ اور بستره واپس کرائیں۔ نیز نظارت ہذا کو بھی پتہ سے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۵۸ سال قبل کے مکتوبات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پنڈت لیکھرام صاحب کے نام دو مکتوب ایک گزشتہ پرچہ میں درج کئے جا چکے ہیں۔ یہ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف۔

خط نمبر ۳۔ مشفقی پنڈت لیکھرام صاحب۔ بعد ماوجب۔ اگرچہ اس خاکسار نے آپ کے ان خطوط کے جواب میں جن میں آپ نے قادیان میں ایک سال ٹھہرنے کی درخواست کی تھی۔ یہ لکھا تھا۔ کہ چوبیس سو روپیہ لینے کی شرط پر آپ کا ایسی درخواست کرنا آپ کی عزت اور حیثیت عرفی کے برخلاف ہے لیکن چونکہ آپ اب تک اسی بات پر اصرار کئے جاتے ہیں۔ کہ میں آریہ سماج کے گروہ میں ایک بڑا عزت دار آدمی ہوں۔ اور بزرگوار اور عالی مرتبت ہونے کی وجہ سے تمام آریہ سماجوں میں مشہور و معروف ہوں۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے اسی دعوے کو بعض اخباروں میں چھپوا کر جا بجا مجھے بدنام کرنا چاہا ہے۔ اور یہ لکھا ہے کہ جس حالت میں میں ایسا عزت دار آدمی ہوں۔ اور پھر طالب حق تو پھر کیوں مجھے آسمانی نشان کے دکھلانے اور اسلام کی حقیقت مشاہدہ کرانے سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اور کیوں چوبیس سو روپیہ دینے کی شرط پر مجھ کو قادیان میں ایک سال تک ٹھہرا کر آسمانی نشانوں کے آزمانے کے لئے اجازت نہیں دی جاتی۔ سو آپ پر واضح ہو۔ کہ ہم نے جو آج تک آپ کی درخواست منظور کرنے میں توقف کیا۔ تو اس کی یہی وجہ تھی۔ کہ ہم اپنے خط مطبوعہ میں یہ شرط درج کر چکے ہیں۔ کہ ہمارا مقابلہ عوام الناس سے نہیں ہے۔ بلکہ ہر قوم کے چیدہ اور منتخب اور صاحب عزت لوگوں سے ہے۔ اور ہر چند ہم نے کوشش کی مگر ہم پر یہ ثابت نہیں ہوا۔ کہ آپ ان معزز اور ذی مرتبت لوگوں میں سے ہیں جو بوجہ حیثیت عرفی اپنی کے دو سو روپیہ ماہواری خرچہ پانے کے مستحق ہیں۔ مگر چونکہ آپ کا اصرار اپنے اس دعوے پر غایت درجہ تک پہونچ گیا ہے۔ کہ فی الحقیقت میں ایسا ہی عزت دار ہوں۔ اور پشاور سے بمبئی تک جس قدر آریہ سماج ہیں۔ وہ سب مجھ کو معزز اور قوم میں سے ایک بزرگ اور سرگروہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ کی طرف لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر آپ سچ مچ ایسے ہی عزت دار ہیں۔ تو ہم آپ کی درخواست منظور کر لیتے ہیں۔ اور جہاں چاہو چوبیس سو روپیہ جمع کرانے کو تیار اور مستعد ہیں۔ لیکن جیسا کہ آپ شرائط مندرجہ خطوط سے تجاوز کر کے اپنی پوری تسلی کرنے کے لئے مجھ سے چوبیس سو روپیہ نقد کسی دکان یا بنک سرکار میں جمع کرانا چاہتے ہیں۔ تو اس صورت میں مجھے بھی حق پہونچتا ہے کہ میں بھی آپ کے اس اقرار کو جو بعد دیکھنے کسی آسمانی نشان کے بلا توقف قادیان میں ہی مسلمان ہو جاؤں گا آپ ہی کے اعتبار پر چھوڑوں۔ بلکہ جیسے آپ روپیہ وصول کرنے کے باب میں اپنی پوری پوری تسلی کریں گے۔ ایسا ہی میں بھی آپ کے مسلمان ہونے کے لئے کوئی اور تدبیر کر لوں۔ جس سے مجھے بھی پورا پورا الیقین اور کامل تسلی ہو جائے۔ کہ آپ بھی درحالت انکار اسلام اپنی عہد شکنی کے ضرر سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔ سو عدالت کی بات جس میں میں اور آپ برابر ہیں یہ ہے کہ ایک طرف یہ خاکسار ۲۴ سو روپیہ حسب نشان دہی آپ کے کسی جگہ جمع کرا دے۔ اور ایک طرف آپ بھی اسی قدر روپیہ حسب نشان دہی اس عاجز کے بوجہ تاوان انکار اسلام کسی مہاجن کی دوکان پر رکھوا دیں۔ تا جس کو خدا تعالے فتح بخشے۔ اس کے لئے یہ روپیہ فتح کی ایک یادگار رہے۔ یہ تجویز کسی فریق پر ظلم نہیں۔ بلکہ فریقین کے لئے موجب تسلی و سراسر انصاف ہے۔ کیونکہ جیسے آپ کو یہ اندیشہ ہے۔ کہ آپ بصورت مغلوب ہونے اس عاجز کے چوبیس سو روپیہ جبراً وصول نہیں کر سکتے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ مجھے بھی یہ فکر ہے۔ میں بھی بعد مغلوب ہونے آپ کے آپ کو جبراً مسلمان نہیں کر سکتا۔ سو یہ انتظام حقیقت میں نہایت عمدہ اور مستحسن ہے۔ کہ ایک طرف آپ وصولی روپیہ کے لئے اپنی تسلی کر لیں۔ اور ایک طرف میں بھی ایسا بندوبست کر لوں۔ کہ درحالت عدم قبول اسلام آپ بھی شکست کے اثر سے خالی نہ جانے پاویں۔ اگر آپ اسلام کے قبول کرنے میں صادق النیت ہیں۔ تو آپ کو روپیہ جمع کرنے میں کچھ نقصان اور اندیشہ نہیں۔ کیونکہ جب آپ بصورت مغلوب ہونے کے مسلمان ہو جائیں گے۔ تو ہم کو آپ کے روپیہ سے کچھ سروکار نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ روپیہ تو صرف اس حالت میں بطور تاوان آپ سے لیا جائے گا۔ کہ جب آپ عہد شکنی کر کے اسلام کے قبول کرنے سے گریز یا روپوشی اختیار کریں گے۔ سو یہ روپیہ بطور ضمانت آپ کی طرف سے جمع ہوگا۔ اور صرف عہد شکنی کی صورت میں ضبط ہوگا۔ نہ اور کسی حالت میں۔ رہا یہ امر کہ آپ اس قدر روپیہ کہاں سے لائیں گے۔ تو اس کا فیصلہ تو آپ ہی کے اقرار سے ہو گیا جبکہ آپ نے اقرار کر لیا۔ کہ میں بڑا عزت دار آدمی اور قوم میں مشہور و معروف ہوں۔ کیونکہ جس حالت میں آپ اتنے بڑے عزت دار ہیں۔ تو اول یہ روپیہ آپ کے آگے کچھ چیز ہی نہیں۔ بلکہ اس سے بہت زیادہ آپ کے دولت خانہ میں جمع ہوگا۔ اور اگر کسی اتفاق سے آپ پر افلاس طاری ہے۔ تو قوم کے لوگ ایسے معزز اور سرگروہ سے امداد وغیرہ کے بارے میں کب دریغ کریں گے۔ بلکہ وہ تو سنتے ہی ہزارہا روپیہ آپ کے قدموں میں رکھ دیں گے۔ اور صرف آپ کی ایک زبان کے اشارہ سے روپیوں کا ڈھیر جمع ہو جائے گا۔ خدانخواستہ ایسا کیوں ہونے لگا۔ کہ آریہ سماج کے دولت مند اور ذی مقدرت لوگ آپ کو چند روز کے لئے بطور امانت روپیہ دینے سے انکار کریں۔ اور آپ کی دیانت داری اور امانت گزاری میں اُن کو کلام ہو۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ادنےٰ ادنےٰ آدمی جیسے چوہڑے چمار یا سانسی اپنی قوم میں کچھ تھوڑا سا اعتبار رکھتے ہیں۔ وہ بھی اپنی برادری میں اس قدر مسلّم العزت ہوتے ہیں۔ کہ قوم کے ذی مقدرت لوگ کسی مشکل کے وقت صدہا روپیہ سے بطور قرضہ وغیرہ اُن کی امداد کرتے ہیں۔ اور آپ تو بقول آپ کے بڑے ذی عزت آدمی ہیں جن کی عزت سارے آریہ سماجوں میں تسلیم و قبول کی گئی ہے۔ ماسوا اس کے یہ روپیہ صرف کچھ مدت کے لئے امانت کے طور پر آپ کے ہاتھ میں دیں گے۔ یہ نہیں۔ کہ وہ روپیہ آپ کی ملک کر دیں گے۔ قصہ کوتاہ یہ کہ آج ہم یہ خط رجسٹری کرا کر آپ کی خدمت میں بھیجتے ہیں۔ اور اگر بیس دن تک آپ نے ہمارا جواب نہ بھیجا۔ اور قادیان میں آ کر ایک سال تک ٹھہرنے کے لئے بات نہ ٹھہرائی اور ان شرائط کو جو عین انصاف اور حق پسندی پر مبنی ہیں۔ قبول نہ کیا۔ تو پھر بعد گزرنے بیس روز کے یہ جالی کنارہ کشی آپ کا چند اخباروں میں شائع کرا کر لوگوں پر ثابت کیا جائے گا۔ کہ آپ کا ایک سال تک قادیان میں ٹھہرنے کے لئے مجھ سے درخواست کرنا سراسر لاف و گزاف پر مبنی تھا۔ نہ آپ کی نیت صاف و درست تھی۔ نہ آپ کی ایسی حیثیت و عزت تھی جس کا آپ نے دعوےٰ کیا تھا۔ اب ہم اس خط کو ختم کرتے ہیں۔ اور مدت مقررہ تک ہر روز آپ کے جواب کے منتظر رہیں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۸ جولائی ۱۸۸۵ء

اس خط کے بعد حضور علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام کے جواب میں ایک اور مفصل اور مدلل خط لکھا تھا۔ مگر اسے کلیات میں شائع نہیں کیا گیا۔ صرف یہ کہکر بات کو ٹال دیا کہ "جو خط مرزا صاحب (بجواب خط ک) آیا تھا وہ مطبع آفتاب پنجاب لاہور سے پس و پیش ہو گیا ہے اور تلاش سے دستیاب نہ ہوا۔ مگر اُس کا خلاصہ مطلب یہ تھا۔ کہ ہم یہ شرائط نہیں کر سکتے۔ اور نہ مطلوبہ نشانات بتا سکتے ہیں۔ بلکہ ہم کو معلوم نہیں۔ کہ کیا کچھ ظاہر ہوگا۔ یا نہ ہوگا۔ الخ" (کلیات آریہ مسافر ص ۲۱۲) بہت سا حصہ اُس خط کا جواب نمبر ۹ میں بھی موجود ہے ناظرین ملاحظہ فرما دیں (مصنف)" کلیات ص ۲۔

خط نمبر ۴۔ حضور علیہ السلام کے خط نمبر ۴ کو کلیات میں کسی مصلحت کے باعث نقل نہیں کیا گیا۔ مگر اس کے جواب میں جو خط پنڈت لیکھرام نے لکھا ہے۔ چونکہ اس میں بعض فقرات حضور کے خط سے نقل کر کے جواب لکھا ہے۔ اس لئے ان فقرات کو اس جگہ درج کیا جاتا ہے:-

"پہلے اشتہار میں اعلیٰ ۔۔۔۔ روپیہ دینے کا وعدہ ضرور ہوا ہے۔ مگر پیشگی جمع کر دینے کی شرط نہیں کی تھی۔ چونکہ آپ نے میرے وعدہ کو معتبر نہ سمجھا۔ اور یہ زائد شرط لگائی۔ کہ زر موعودہ کسی بنک سرکاری میں جمع کر دیا جائے۔ اس صورت میں میرے لئے بھی برخلاف اُس اشتہار کے استحقاق پیدا ہو گیا۔ کہ اعلیٰ ۔۔۔۔ روپیہ بالمقابل پیشگی امانت دکھاؤں ۔۔۔۔۔۔ اخیر پر آپ اسی قسم کے نشانوں کو قبول کرتے ہیں۔ کہ ستاروں آفتاب و ماہتاب کو تغیر و تبدل میں مشغل ہو ۔۔۔۔۔ پنڈت صاحب ہمارا کام یہ ہرگز نہیں۔ کہ ہم جس طور سے کوئی شخص زمین و آسمان میں انقلاب پیدا کرانا چاہے۔ اس طور سے انقلاب پیدا کر کے دکھا دیں ۔۔۔۔ ہم صرف بندۂ مامور ہیں۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کس طور کا نشان ظاہر کرے گا ۔۔۔ ہم جانتے اور سمجھتے ہیں۔ کہ نشان اُسی شے کا نام ہے۔ کہ انسانی طاقت سے بالاتر ہو ۔۔۔۔۔۔ ہمارا دعوےٰ صرف اس قدر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ضرور ایسا نشان دکھائیگا جس کے مقابلہ سے انسانی طاقتیں عاجز ہوں ۔۔۔ لفظ نشان کو اپنی اصطلاح میں معجزہ قرار دیکر یہ تعریف لکھتے ہو۔ کہ اس کے مقابلہ سے انسانی طاقتیں عاجز ہوں۔ تو واقعی یہ معنی معجزہ کے درست ہیں۔ کہ شاہدین فوراً عاجز ہو کر مشاہدہ کرانے والے پر ایمان لاویں۔ اور دُور تک موثر ہو وے۔ غرضیکہ اظہر من الشمس ہونا چاہئے۔" (کلیات ص ۲۱۲)

خط نمبر ۵۔ پنڈت لیکھرام نے لکھا ہے۔ کہ میرے آخری خط کا جواب عرصہ تین ماہ تک نہ آیا۔ تو پھر میں نے ایک پوسٹ کارڈ بطور یاددہانی کے ارسال کیا۔ اس کے جواب میں مرزا جی کا کارڈ آیا۔ کہ "قادیان کوئی دُور تو نہیں ہے۔ آن کر کے ملاقات کر جاؤ۔ امید کہ یہاں پر باہمی ملنے شرائط طے ہو جائیں گی" (کلیات ص ۲۱۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں

حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئیوں میں تحریف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بائیبل میں بہت سی ایسی پیشگوئیاں ہیں جن کا مصداق حضور علیہ السلام کے سوا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور چونکہ اس صورت میں عیسائیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایمان لانا اور آپ کو قبول کرنا پڑتا تھا۔ اس لئے انہوں نے بعض پیشگوئیوں میں تحریف کرنے کی کوشش کی ہے۔ ذیل میں اس کی دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس خدائی بشارت سے آگاہ کیا:۔

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی طرف کان دھریو۔"

(استثنا باب ۱۸ آیت ۱۵)

اس پیشگوئی کے الفاظ میں سے خط کشیدہ حصہ یعنی "تیرے ہی درمیان سے" کے الفاظ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نہیں بلکہ یہ بعد کے لوگوں کی تحریف ہے۔ تاکہ اس سے یہ ظاہر کر سکیں۔ کہ آنے والا "وہ نبی" تو بنی اسرائیل میں سے آنا تھا۔

اس کے دو ثبوت ہیں:۔

(الف) پطرس حواری نے حضرت موسیٰؑ کے جہاں الفاظ نقل کئے ہیں وہاں "تیرے ہی درمیان سے" کے الفاظ درج نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"موسیٰ نے کہا۔ کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی برپا کریگا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے۔ اس کی سننا۔"

(اعمال باب ۳ آیت ۲۲)

(ب) ستفنس حواری جس کی نسبت اعمال باب ۶ آیت ۸ میں "بڑے بڑے عجیب کام اور نشان" ظاہر کرنے کا ذکر ہے۔) انہوں نے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مندرجہ بالا پیشگوئی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ کہ:۔

"یہ وہی موسیٰ ہے۔ جس نے بنی اسرائیل سے کہا۔ کہ خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کریگا۔"

(اعمال باب ۷ آیت ۳۷)

ان دونوں حوالوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری کے حواریوں کے زمانہ تک جو تورات کے نسخے تھے۔ اُن میں "تیرے ہی درمیان سے" کے الفاظ نہیں تھے۔ اور یہ بعد میں اضافہ کئے گئے ہیں۔

(۲) اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبر ان الفاظ میں دی گئی ہے:۔

"اور یہ وہ برکت ہے۔ جو موسیٰؑ مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی۔ اور اُس نے کہا۔ کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے اُن پر طلوع ہُوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہُوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت اُن کے لئے تھی۔"

(استثنا باب ۳۳ آیت ۱-۲)

یہ پیشگوئی بھی ساری کی ساری حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں ہے۔ کیونکہ

(ا) خداوند (یعنی اس عظیم الشان نبی کی آمد) سینا سے بیان کی گئی ہے۔ اور سینا سے مراد عرب ہے جس پر پولوس رسول کا یہ بیان شاہد ہے کہ:۔

"ہاجرہ عرب کا کوہ سینا ہے۔"

(گلتیوں ۴/۲۵)

(ب) فاران کے الفاظ میں علاوہ دو بھاگنے والوں (بوقت ہجرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی نسبت خبر کے مفہوم کے وادیٔ مکہ یعنی وہ جگہ بھی بیان کی گئی ہے۔ جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام بچپن میں رہتے تھے۔ جیسا کہ حضرت ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کے واقعہ میں مرقوم ہے کہ:۔ "خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا۔ اور تیر انداز ہو گیا۔ اور وہ فاران کے بیابان میں رہا۔" (پیدائش ۲۱: ۲۰-۲۱)

(ج) "دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا" کی پیشگوئی فتح مکہ کے موقع پر لفظ بلفظ پوری ہو گئی۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب دس ہزار صحابہؓ کا جم غفیر تھا۔

(د) آتشی شریعت کی پیشگوئی کے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مصداق ہیں کیونکہ حضورؐ نے علاوہ شارع نبی ہونے کے دشمنوں کے ساتھ جنگیں بھی کیں۔ اور ظالموں کو تہ تیغ کیا۔

عیسائی حضرات نے اس پیشگوئی کو مشتبہ کرنے کے لئے اس میں بھی تحریف کر دی ہے جس کا ثبوت یہ ہے:۔

(الف) فارسی کی بائبل مطبوعہ ۱۹۲۵ء میں "با کرورہا مقدسین" کے الفاظ کر دئے

(ب) اردو کی بائبل مطبوعہ ۱۹۳۱ء میں "لاکھوں قدسیوں" بنا دیا۔

(ج) اور عربی بائبل میں مقدسین کی اس تعداد کے ذکر کو ہی بالکل اڑا دیا گیا

لیکن اس تحریف کے باوجود عیسائی حضرات اور زیادہ زیر الزام آ گئے ہیں۔ کیونکہ یہ سب عبارات نوشائع شدہ موجود ہیں۔ اس لئے عیسائی صاحبان جواب دیں۔ کہ:۔

(۱) اگر اس پیشگوئی کے مصداق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہیں۔ تو وہ دوسرا کون شارع نبی حضرت موسیٰ کے بعد آنے والا اس کا مصداق ہے۔ جس کے ساتھ دس ہزار قدوسی جمع ہوئے؟

(۲) پیشگوئی کے تحریف شدہ الفاظ کے مطابق وہ کونسا نبی ہے جو "کروڑوں" ساتھیوں کے ساتھ آیا تھا؟

(۳) وہ کونسا شارع نبی ہے۔ کہ "لاکھوں" خدام اس کی امت کے اس کے ہمرکاب ہوئے۔

(۴) اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے الہامی الفاظ کونسے قرار پائیں گے؟ آیا "دس ہزار قدوسیوں" والے یا "کروڑوں" کے یا "لاکھوں" کے یا عربی بائیبل کے جس میں اس تعداد کے ذکر کو ہی اڑا دیا گیا ہے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۳۱ر جنوری۔ کل انگریزی بمباروں نے ہندوستان کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر اکیاب پر پھر کامیاب بمباری کی اور دشمن کے کئی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے مختلف ٹھکانوں کی دیکھ بھال کیلئے بھی کئی حصوں پر پرواز کی۔ اس بارہ میں مفصل اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہمارے بمباروں نے جن کے ساتھ کافی شکاری جہاز تھے۔ اکیاب جزیرہ پر کئی حملے کئے۔ ایک اور جزیرہ نما پر بھی ہمارے ہوائی جہاز دیکھ بھال کیلئے اڑے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے مقابلہ میں کوئی سرگرمی نہیں دکھائی۔ حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس اپنے اڈوں پر آگئے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ نیوگنی میں موبو کے مقام پر جاپانیوں نے اتحادی فوجوں پر حملہ کیا۔ مگر ہماری فوجوں نے اس کا منہ توڑ جواب دیا۔ چنانچہ چھ گھنٹے کی لڑائی کے بعد جاپانی فوجیں بھاگ نکلیں اور دو سو سے زیادہ جاپانی مارے گئے۔ مگر ہماری فوجوں کو بہت کم نقصان پہنچا۔ دو ہوائی جہازوں کی ٹکڑیوں نے ملکر دشمن کے سامان کے ذخیرہ پر حملہ کیا۔ بموں کے پھٹنے سے زور کے دھماکے ہوئے اور جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی یہ آگ ۵ میل دور سے دکھائی دیتی تھی۔ دشمن کے ایک فوج لے جانے والے جہاز پر بھی حملہ کیا گیا اور اسے آن کی آن میں سمندر کی تہ میں پہنچا دیا گیا۔ جنرل میکارتھر کی فوجوں نے لے کی چھاؤنی پر بھی بمباری کی۔

قاہرہ ۳۱ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل اتحادی طیاروں کی سرگرمیاں معمولی رہیں۔ تاہم ہمارے ہوائی جہازوں نے سسلی پر کامیاب حملے کئے۔ دشمن کے ایک تجارتی جہاز پر اٹلی کے جنوب میں تارپیڈو مار اگیا۔ جو ٹھیک نشانہ پر بیٹھا۔ دشمن کی کمک کے راستوں پر بھی بمباری کی گئی۔ ان تمام حملوں میں ہمارے صرف ۲ ہوائی جہاز کام آئے۔

ماسکو ۳۱ر جنوری۔ آج دوپہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لینن گراڈ سے لیکر کاکیشیا تک جس قدر مورچے ہیں۔ ان تمام پر روسی فوجیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ کاکیشیا میں مائیکوپ پر روسی قبضہ کی خبر پہلے آ چکی ہے۔ اس بارہ میں تازہ خبر یہ ہے کہ اب روسی فوجیں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور مزید آٹھ مقامات پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس علاقہ کی جرمن فوجوں کے گھر جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ روسی ہراول دستے اب ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جو کرسک سے ۴۵ میل اور خارکوف سے صرف ۶۰ میل دور ہے۔ دشمن کی کئی مضبوط چوکیوں پر روسی فوجوں کا قبضہ ہوتا جا رہا ہے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ کل انگریزی بمباروں نے جرمنی کی سب سے بڑی بندرگاہ ہمبرگ پر حملہ کیا۔ جرمن ریڈیو نے تسلیم کر لیا ہے کہ اس حملہ سے جرمنوں کو کافی جانی اور مالی نقصان ہوا۔ ہمبرگ پر اب تک ۹۴ بار بم برسائے جا چکے ہیں۔ برلن پر بھی عین دن کے وقت دو کامیاب حملے کئے گئے۔ پہلا حملہ اس وقت کیا گیا۔ جب گوئبلز تقریر کرنے والا تھا۔ اور دوسرا حملہ اس وقت کیا گیا۔ جب گورنگ تقریر کرنے والا تھا۔ اس حملہ کی وجہ سے گورنگ کی تقریر میں ایک گھنٹہ کی دیر ہو گئی۔ پہلے حملہ کے بعد تو ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔ مگر دوسرے حملہ کے بعد صرف ایک ہوائی جہاز واپس نہ آ سکا۔ جو ہواباز واپس آئے۔ ان میں سے ایک نے بتایا کہ تمام راہ موسلا دھار بارش برستی رہی تھی۔ مگر برلن پر حملہ کے وقت مطلع کسی قدر صاف ہو گیا۔ جب تک حملہ جاری رہا۔ جرمن ہوائی جہازوں نے مقابلہ میں کوئی سرگرمی نہیں دکھائی۔ مگر جب واپس لوٹ کر آنے لگے۔ تو دشمن کی ہوا مار توپوں نے کچھ گولے پھینکے۔ برلن کے مغربی علاقہ پر بھی کل انگریزی ہوائی جہازوں نے حملے کئے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ ٹیونیشیا میں ہماری فوجوں نے دشمن کی ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ دوسرے علاقوں میں کوئی اہم تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ ہوائی جہازوں کے دشمن کے ٹھکانوں پر کامیاب حملے جاری ہیں۔ ان حملوں میں دشمن کے ۱۱۲ ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔ اتحادی ملکوں کے صرف ۳ ہوائی جہاز کام آئے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ برطانیہ کا ایک مشن امریکہ روانہ ہو گیا ہے۔ جو تیل کی سپلائی کے متعلق امریکی افسروں سے بات چیت کرے گا۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ بحیرہ روم میں امریکن آبدوزوں نے چھ اور جرمن جہازوں کو غرق کر دیا ہے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ چلی کی حکومت نے جاپانی ایلچی اور اس کے سٹاف کو نظر بند کر دیا ہے۔ کیونکہ جاپانی حکومت نے چلی کے ایلچی سے برا سلوک کیا تھا۔

لنڈن ۳۰ر جنوری۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ آٹھویں فوج کے ہراول دستے تونس کی سرحد کو عبور کر کے اندر داخل ہو گئے ہیں۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے فضائی سرگرمیاں کم ہوئیں۔ مگر ہمارے سب طیارے واپس آ گئے۔

لاہور ۳۰ر جنوری۔ ترک اخبار نویس آج تیسرے پہر لاہور سے عازم کلکتہ ہو گئے۔ راستہ میں وفد دو دن کے لئے بنارس ٹھہرے گا۔

بمبئی ۳۰ر جنوری۔ بمبئی میں اشیائے خوردنی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے حکومت نے حکم جاری کیا ہے کہ جو لوگ مجلسی تقاریب پر ۵۰ سے زیادہ آدمیوں کو مدعو کرنا چاہیں۔ وہ سپلائی کنٹرولر سے اجازت طلب کریں۔

ماسکو ۳۰ر جنوری۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ روسی فوجوں نے کرسک کی طرف اور پیشقدمی کر لی ہے۔ کل انہوں نے ورونیش کے مغرب میں دشمن کو ۵۴ میل لمبے محاذ پر شکست دے کر مزید ۴۰ مقامات پر قبضہ کر لیا اور دشمن کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ اس لڑائی میں ۱۲ ہزار جرمن ہلاک اور ۲۵ ہزار قید کر لئے گئے۔ کل رات تک ایک ہفتہ کے اندر اس محاذ پر ۸۶ ہزار جرمن گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ۱۳۰ ٹینک۔ ۳۰۰ توپیں اور سامان لدی ہوئی ۴۴ ٹرینیں ہاتھ آئیں۔

ماسکو ۳۰ر جنوری۔ حکومت روس اور یوروگوائے کے درمیان سفارتی تعلقات از سر نو قائم ہو گئے۔

چنگ کنگ ۳۰ر جنوری۔ چین کا جنگی اعلان مظہر ہے کہ ہونگ پان کے نزدیک چین اور برما کی سرحد پر چینیوں اور جاپانیوں میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ صوبہ یونن کے جنوب مغرب میں جاپانیوں نے حملہ کر کے رات کے وقت دریائے نیلی کو پار کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔

کراچی ۳۰ر جنوری۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ کے بحری افسر انچارج نے اعلان کیا ہے کہ کراچی کی بندرگاہ کی حدود اور اس سے تعلق رکھنے والے پانیوں میں سیر کے لئے کشتی چلانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

لنڈن یکم فروری۔ سٹالین گراڈ کے محاذ پر جرمن فوجوں کا کمانڈر انچیف کو نیبیٹ آف جنرل سٹاف نیز دیگر گیارہ جرمن اور پانچ رومانوی جرنیلوں سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے بہت سا سامان جنگ بھی روسیوں کے ہاتھ آیا۔ اس محاذ پر بہت تھوڑی جرمن فوج باقی ہے۔ جس کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

واشنگٹن یکم فروری۔ امریکن وزیر بحر کرنل ناکس جو حال ہی میں اٹلانٹک اور بحر الکاہل کے علاقہ میں بیس ہزار میل کا دورہ کر کے واپس آئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں بحر الکاہل کی جنگی کونسل کی بہت تعریف کی آپ نے کہا۔ جاپانیوں کو جہازوں کا جو نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس سے ان کے اوسان خطا ہو رہے ہیں۔ امریکن آبدوزیں ابھی شاندار کام کریں گی۔ آپ نے کہا۔ ابھی جاپانی سخت مقابلہ کریں گے۔ ابھی تو ہم نے لڑائی شروع ہی کی ہے۔ اٹلانٹک میں آبدوزوں کی جنگ نے خطرناک صورت اختیار کر رکھی ہے۔

قاہرہ یکم فروری۔ ٹیونیشیا کے وسطی محاذ پر جرمن فوجوں نے فرانسیسی مورچوں پر ٹینکوں کی مدد سے سخت حملہ کیا اور چھ میل آگے بڑھ گئیں۔ یہاں سخت لڑائی جاری ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر